
کنوز القادر
از
قطب معظم و نائب غوث اعظم ابوالفرح
مولانا و سیدنا محمد فاضل الدین رضوان الله علیه

اَوْرَادُ الْاُسْبُوْعِ (عربی)

تصنیف

حضرت متعالی غوث اعظم فرد افخم عارف اکمل شیخ سیّد

عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

کی

شرح (فارسی) "کنوز القادر"

تصنیف

اعلیٰ حضرت علامہ قطب معظم بدر العارفین سید محمد **فاضل الدین** قادری (رضوان اللہ علیہ)

کا

ترجمہ (اردو) مع اصطلاحات صوفیہ

مرتبہ

دربار قادریہ فاضلیہ، لاہور

(قلم [illegible] لاہور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وہ تعریف جو صدق وصفا کے کمال سے پیدا ہوتی ہے وہ صرف خالق کائنات کی بارگاہ کے لیے خاص ہے کہ جس کے اسماء شریفہ کی برکات ماہ سے لے کر ماہی تک ظہور کا جلوہ دکھا رہی ہیں اور اس کی قدیمی صفات ہر ذرّے پر نور در نور کے دروازے کھول رہی ہیں اس کے بعد خدا تعالےٰ کی پاکیزہ رحمتیں اس مظہر اتم اور وجود اعم اور بارگاہ قدس کے حبیب حقیقی اور محبوب تحقیقی جناب فیض انتساب کی ذات پر ہوں کہ جس کے انوار کے وسیلہ سے ہر ذرّہ کو روشنی نصیب ہے اور جس کے فیض کی ہواؤں سے ہر موجود کی بند کلی کھل رہی ہے ۔

(۱) جن کا نام پاک محمد ہے جو آسمانوں کے سورج ہیں جن کے دفتر کا ایک حرف لولاک ہے (۲) آپ کی رحمت کا جھنڈا بہت بلند ہے اور آپ کے لیے رحمۃ للعالمین کا لقب بہت خوب ہے۔

اور اس کے بعد آپ کی آل اور صحابہ کرام پر بے شمار رحمتیں نازل ہوں کہ جن کا ہر فرد آسمانِ ہدایت کا روشن ستارہ ہے اور عنایت کی اراضی کے لیے آبِ حیات کا چشمہ ہے اور پھر اولیائے عظام کی تمام جماعتوں پر رحمتیں نازل ہوں خصوصاً نیابت کے ملک کے تخت نشین اور ولایت خلافت کے تخت کو زینت دینے والے محبوب سبحانی غوث صمدانی سید ابو محمد شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی پر رحمتیں نازل ہوں کہ جنہوں نے بلندیٔ درجات کا قدم ہر عالی مرتبت ولی کی گردن پر رکھا ہے اور جنہوں نے قیامت تک کے لیے ظل محمدی کے خیمہ کے نیچے بارگاہ بقا کے نقیبوں کی مدد سے قرب کا نقارہ بجایا ہے ۔ (۱) یعنی محمد محی الدین سارے جہان کے بادشاہ کہ جن سے تمام جہان کی روح چمک اٹھی ہے (۲) جن کے نام

ابو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ستودگی ناشی از کمال خلوص صدق وصفا مختص بارگاہ آفریدگاری ست کہ برکات اسماء شریفہ اش از ماہ تا بہ ماہی جلوہ ظہور دادہ وصفات قدم سماتش بر ہر ذرہ ابواب نور در نور کشادہ ۔ پس صلوات زاکیات معروض جناب فیض انتساب آن مظہر اتم و وجود اعم حبیب حقیقی ومحبوب تحقیقی بارگاہ قدس است کہ بوسیلۂ انوار او ہر ذرّہ را تابے دادہ واز نسائم فیوضاتش غنچۂ بستہ ہر موجودے کشادہ ۔

(۱) محمد نام پاکش مہر افلاک ۔۔۔ یکے از دفترے او حرف لولاک

(۲) لوائے رحمت او بس بلند است ۔۔۔ خطابش رحمۃ العالمین بلند ست

وبر آل واصحاب کرامش کہ ہر یکے ستارۂ آسمان ہدایت و چشمۂ آب حیات اراضی عنایت انواع انواع درود باد وبر ہمہ معاشر اولیائے عظام خاصۃ تخت نشین کشور نیابت واورنگ نوا ز ولایت خلافت محبوب سبحانی غوث صمدانی سید ابو محمد شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کہ قدم مدارج بر گردن ہر ولی صاحب معارج نہادہ تا قیام قیامت کوس قرب در زیر خیمہ ظل محمدی صلے اللّٰہ علیہ وسلم بدستیاری نقیبان بارگاہ بقا بلند نواختہ ۔

محمد محی الدین سلطان عالم ۔۔۔ کہ از روے روشن آمد جان عالم

ز نامش شرما در جان عشاق ۔۔۔ ازو معمور آمد انفس آفاق

برادران دینی ودوستان یقینی را ہویدا باد کہ چوں اوراد ہفتہ از الہامات ربانی ۔

سے ہمارے اسرار عاشقوں کی جان میں پیدا ہوئے اور ان سے تمام انفس و آفاق بھر گئے۔ دینی بھائیوں اور حقیقی دوستوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ چونکہ ہفتہ کے وہ اوراد جو خدا تعالےٰ کے الہام سے آنجناب محبوب سبحانی اور ہمارے سردار شیخ ابو محمد سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ پر ظاہر ہوئے وہ فصیح عربی زبان میں تھے اور ان میں اسرار و انوار ذکری و فکری اور وصولی و قبولی اور ان کے علاوہ

بر آنجناب محبوب سبحانی سیدنا و شیخنا ابو محمد سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ بزبان عربی فصیح مشتمل بود بر اسرار و انوار ذکری و فکری و وصولی و قبولی و دیگر اسرار غریبہ و ہر یکے آں آب حیات را از ظلمات حروف غریبہ نتوانستی کشید و ایں مورد الطاف شاہ عالی جاہ بقدر تنویر دل از طلوع خورشید افضالش جوششی و تابشی در دل جان میرسید کہ تا ازاں معانی ارمغانے پیش یاران جانی برہم۔

دریں ہنگام برادر عزیز والہ درگاہ شاہ مجذوب جذبہ الٰہ شیخ بہاؤ الدین اوصلہ اللہ تعالےٰ مرامہ آرزوے فتح ایں باب ازیں نادان گوئے شہرستان حقائق نمود۔ ازاں جاکہ درخواستن ارادت مندان آنجناب معلی القاب بے از جذب حقیقی آں بارگاہ نیست انجاح ایں مرام را بر ذمہ ہمت خود لازم دیدہ استمداد ازاں جناب معلی القاب درخواستم۔ الٰہی مددے و عنایتی و تائیدی و ہدایتی۔ ان شاء اللہ تعالےٰ در ضمن ہر ورد آنچہ از خزائنہ اسرار قدسیہ ایثار دل ایں بندۂ درگاہ خواہد شد در دامان قلوب یاران باصفا ریختہ مے شود ؎

مدد شاہ جہاں درکار دارم   کہ از انعام او امیدوارم
شہا از فیض خود یابے کشائی   حقائق ورد ہائے خود نمائی

و چوں دریں اوراد فیض مواد اسرار حقائق وصول و دقائق اصول گنج در گنج بود نام ایں رسالہ را کُنُوزُ القَادِر نہادہ شد پس بر ذمہ گدایان باب قادری لازم آنست کہ ہر قدر درخور استعداد خود بذل آں جواہر دریا بند مصرف اوقات روز و شب خود نمودہ از ماسوائے مستغنی و باحق مستصفی و باقی باشند و لازمہ بندیان ایں طریقہ آنکہ الفاظ ایں اوراد را چنداں بر السنہ صافیہ خود دمانند

اور بھی بہت سے عجیب و غریب راز بیان ہوئے تھے اور ہر آدمی اس آب حیات کو حروف غریبہ کے اندھیروں سے باہر نہیں لا سکتا تھا۔ اور اس بندہ کے دل میں جو شاہ عالی جاہ کے الطاف کا مورد ہے رہ رہ کر جوش اٹھتا تھا کہ جس قدر میرا دل آپ کے فضل کے خورشید کے طلوع سے منور ہے اس روشنی کا تحفہ جانی دوستوں کی خدمت میں پیش کروں انہی دنوں میں میرے عزیز بھائی۔ بلند مرتبت مجذوب جذبۂ خداوندی شیخ بہاؤ الدین (اللہ انہیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے) نے حقائق کے شہر کے اس ہرزہ سرا سے اس دروازہ کو کھولنے کی آرزو کی اور چونکہ آنجناب معلی القاب کے ارادتمندوں کی خواہش بارگاہ حقیقی کے جذبہ کے بغیر نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس مقصد کو پورا کرنا اپنے ذمہ لازم سمجھا اور آنجناب معلی القاب سے امداد کی درخواست کی اے میرے خداوند! مجھے اپنی مدد اور بہت عنایت اور تائید عطا فرما آمین۔

ان شاء اللہ تعالےٰ ہر ورد کے ضمن میں جو اسرار قدسیہ اس غلام درگاہ کے دل پر ظاہر ہوں گے ان کو یاران باصفا کے دلوں میں انڈیل دوں گا ؎ (۱) مجھے جہان کے بادشاہ کی مدد درکار ہے کہ میں انکے انعام کا امیدوار ہوں (۲) اے بادشاہ اپنے فیض کا دروازہ کھول دے اور اپنے اوراد کے حقائق دکھا دے ۔+ اور چونکہ ان اوراد فیض مواد میں حقائق وصول کے اسرار اور اصول کے باریک نکتے

خزانہ درخزانہ موجود تھے لہٰذا اس رسالہ کا نام کنوز القادر رکھا گیا۔ قادری دروازہ کے فقیروں کے لیے نہایت ضروری ہے کہ جس قدر بھی اپنی استعداد کے مطابق ان جواہرات کو حاصل کر سکیں انہیں اپنے روز و شب کے اوقات کا وظیفہ بنالیں اور ماسوا سے بیگانہ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ صاف دل ہو کر باقی ہو جائیں + اس طریقہ کے مبتدیوں کے لیے لازم ہے کہ ان اوراد کے الفاظ کو اپنی پاک زبانوں سے اتنا پڑھیں کہ دل کے آئینہ پہ کسی طرح بھی بے مقصد زنگ نہ چڑھے اور متوسط لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ الفاظ سے معنی کی طرف انتقال کریں اور نارسائی کے گرد وغبار سے باہر آئیں تاکہ یہ راہ طے کر کے بادشاہ کی بارگاہ میں پہنچ کر حقائق کے وصول اور باریک نکتوں کے اصول کا تاج سر پہ رکھ سکیں اور اس راہ کے منتہیوں کو اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ ان کو ان معانی کی تعلیم دی جائے کیونکہ جب واضح یقین اور کمال استیقان کی وجہ سے دل کی بصیرت آنکھ کی بصارت کا حکم حاصل کر لیتی ہے تو بصیرت بصارت کا کام کرتی ہے۔ لیکن بصری حیثیت سے نہیں بلکہ بصیرت کے یقین کی وجہ سے اس فرق اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے تاکہ بصارت اور بصیرت مشتبہ نہ ہو جائیں اور سالک کسی غلطی میں مبتلا نہ ہو جائیں اور یہ نہ کہے کہ جو کچھ میں نے معلوم کیا ہے وہ بصارت سے معلوم کیا ہے کیونکہ آنکھ سے دیکھنے کا معاملہ قیامت کو ہو گا اور اس کے اسرار دار عقبیٰ پہ موقوف ہیں اور جو کچھ مطلقاً اس مقام پہ معلوم ہوتا ہے وہ محض الفاظ کی وجہ سے ہے ورنہ اس جگہ مطلقاً بے کیفی ہی بے کیفی ہے یہاں معلوم اور علم دونوں بے کیف ہیں اور یہ ایک بہت بڑا راز ہے جسے ہر ایک معلوم نہیں کر سکتا۔ مثنوی (۱) اے بیٹا بند توڑ دے اور آزاد ہو جا تو کب تک سونے چاندی کی زنجیروں میں جکڑا رہے گا (۲) پختہ لوگوں کا حال خام لوگ معلوم نہیں کر سکتے اس بات کو مختصر کرنا چاہیے والسلام۔

کہ زنگ لایعنی بروئے مرآت دل ہرگز بوجہ من الوجوہ نیفتد و متوسطان را واجب آنکہ از لفظ بہ معنی رفتہ از گرد نارسائی بیرون آیند تا از راہ بہ بساط شاہ سرفراز تاج وصول حقائق و اصول دقائق گردند و منتہیان ایں طریقہ را احتیاج آں نیست کہ حرفے از تعلیم ایں معانی گفتہ آید زیرا کہ ہرگاہ بصیرت از روئے کمال استیقان و وضوح ایقان حکم بصر گیرد بصیرت از بصر کند نہ از روئے حکم حیثیت بصری بلکہ از جہت ایقان بصیرت ایں معنی را خوب دریابد تا بصر و بصیرت بروے مشتبہ نگردد و در غلط نیفتد و نگوید کہ آنچہ یافتہ ام بہ بصر یافتہ ام زیرا کہ ایں معنی موکول قیامت است و سر ایں موقوف دار عقبیٰ داشتہ اند و آنچہ اطلاق یافت دریں مقام نمودہ می آید محض از روئے لفظ است والا دریں جا بے کیفی مطلقاً روے دہد معلوم و علم ہر دو بے کیف مے باشند و ایں سر لیست عظیم ہر یکے راز ایں در نیابد۔ مثنوی

بند بگسل باش آزاد اے پسر — چند باشی بند سیم و بند زر
در نیابد حال پختہ ہیچ خام — زیں سخن کوتاہ باید والسلام

شیخ اجلّ رضی اللہ عنہ کے اوراد میں سے پہلا ورد ~~ہفتہ~~ اتوار کے روز پڑھنے کے لیے)

اَلْوِرْدُ الْاَوَّلُ لِيَوْمِ الْاَحَدِ مِنْ اَوْرَادِ الشَّيْخِ الْاَجَلِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدا کہ سزاوارِ عبودیت و ذات مستجمع کمال صفات اوست چنیں ذاتے کہ فضل کنندہ دوست و دشمن است و فیض دہندہ دوستان حقیقت طلب است یعنی آنچہ تعلق بدار دنیا دارد بر ہمہ کس وقف نمودہ و آنچہ ظہور آں در نعمائے اخروی ست مخصوص دوستان خویش نمودہ۔ بدانکہ بأ حرف الصاق و اتصال است۔ ہرگاہ سالک تسمیہ را بر زبان و دل آرد باید کہ شغل معیتہ و ربط وصل خود بیچون ملاحظہ کند تا دریں یک حرف ہمہ اسرار قرآنی ۵

از خودی بیروں بیا و وصل بیں ٭ خویش را فانی کن و ہاں اصل بیں
اَیْنَمَا کُنْتُمْ مَعَ اللّٰہِ رازِ تو ٭ سرِّ حق گشتی خوشش آید نازِ تو

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ اوست خدائے سزائے پرستش نیست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس خداوند کے نام سے کہ عبادت کے لائق وہی ہے اور اسی کی ذات پاک صفات کمالیہ کی جامع ہے۔ وہ ایسی ذات ہے کہ دوست دشمن سب پر فضل کرنے والی ہے اور دوستوں کیلئے حقیقی فیض رساں ہے۔ یعنی جن چیزوں کا تعلق دنیا سے ہے وہ سب کے لیے وقف ہیں اور جن کا ظہور آخرت کو ہونے والا ہے وہ نعمتیں دوستوں کے لیے مخصوص فرمائی ہیں۔

جان لینا چاہیے کہ با حرف ربط واتصال ہے۔ جب سالک اپنے دل و زبان سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے تو اس ذات بے چون سے بے خودی میں اپنے بے کیف وصل و ربط کا تصور کرے تاکہ اس ایک ہی حرف میں قرآن کریم کے تمام اسرار کو ملاحظہ کر سکے ۵

(۱) خودی سے باہر آ اور وصل ملاحظہ کر لیجئے آپ کو فانی کر اور اصل دیکھ۔

(۲) کنتم مع اللہ (اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے) کا راز تو ہے۔ اگر تو خدا کا راز ہو جائے تو تیرا ناز کتنا اچھا ہو۔

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ وہی ایک خدا عبادت کے لائق ہے اور اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ لفظ ھُوَ اسمائے مضمرات میں سے ہے۔ جب کسی چیز کا تذکرہ لفظاً یا معنیً پہلے ہو چکا ہو تو عرب لوگ اس کو ضمیر سے تعبیر کرتے ہیں اور چونکہ ھُوَ کا مسمیٰ ازلی سبقت سے سرفراز ہے اور عارفین و عاشقین کے قلوب کی گہرائیوں میں ثابت و متحقق ہے تو ذکر کرنے والے کو اس تقدم کا تصور کرنا چاہیئے اور دل کے غنچہ کو ھُوَ کی آرزو کی نسیم سے کھلانا چاہیئے

اور اس کے دیگر رموز و اسرار کی تحقیقات قصیدہ خمریہ کی شرح بحر الاسرار سے معلوم کرنی چاہیئے۔

(۱) چونکہ خداوند تعالیٰ کی ذات کے نور نے ہستی کے فیض سے سخاوت کی تو اس نے اسم اللہ کے تمام اسرار کھول دیئے (۲) اور اے ہدایت کے طالب تمام صفات ازلیہ ابدیہ کا مظہر اسم اللہ ہی کو سمجھ۔

یہ وہ اسم ہے جو تمام صفات جلالیہ وجمالیہ کا جامع ہے اور اس اسم نے نور محمدی (علیہ اکمل الصلوٰۃ) کی ذات میں ظہور کیا یہی وجہ ہے کہ آنحضرت کی ذات اس کا مظہر اتم ہے اور تمام مراتب میں سے کوئی بھی مرتبہ آپ کی ذات مبارک سے باہر نہیں ہے پس اس عبارت میں ھُوَ تو توحید کی طرف اشارہ کرتا ہے اور کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا۔ اسی معنی میں رمز ہے اور لفظ اللہ ظہور کی رمز ہے اور اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ اس مقام کا اہتمام ہے اور خَلَقْتُ الْخَلْقَ نور احمدی میں کمالات جمع کرنے کا نشان ہے۔ (۱) احمد کی ذات کو نور حق سمجھ اور روشنی حاصل کر آپ کا پاک چہرہ ایک مقدس کتاب ہے (۲) اللہ تعالیٰ کی جس صفت کو بھی تو چاہے اس سے پڑھ لے اس کتاب کا ایک ایک حرف اس کے رازبیان کرتا ہے (۳) اگر میں اس کی پوری شرح بیان کرنا چاہوں تو قیامت تک بھی کب بیان کر سکتا ہوں۔ اور چونکہ ظہور کا بیان لفظ اللہ میں ظاہر ہوا لا الہ الا ھو سے

ریح خدائے مگر او۔ باید دانست کہ ھُوَ از اسماء مضمرات است وقتیکہ ذکر چیزے بحسب لفظ یا معنی سبقت یافتہ باشد عرب بضمیر آں تعبیر کنند و چوں مسمائی ھُوَ سبقت ازلی یافتہ و در ضمائر عارفاں و عاشقاں ثابت و محقق گردیدہ ذاکر را ملاحظۂ آں تقدم باید نمود و غنچۂ دل را بہ نسائم ہوائے ھُوَ نماید کشود۔ دیگر تحقیقات ایں از شرح خمریہ بحر الاسرار باید جست ؎

چونکہ نور ذات داد از فیض جود (۱) جملۂ اسرار اسم اللہ کشود
مظہر جملہ صفات سرمدی (۲) اسم اللہ را بداں اے مہتدی

اسمی است کہ متجمع تمامہ صفات جمالیہ وجلالیہ و مرتبۂ ایں جمع در ذات نور محمدی علیہ اکمل الصلوات ظہور نمودہ ازیں جا ذات مبارک صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم است ہیچ مرتبہ از مراتب ازیں مبارک بیروں نیست۔ پس ھُوَ دریں عبارت احدیت وارد کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا دریں معنی تمام است و لفظ اللہ رمز ظہور است تا اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ اہتمام ایں مقام است فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ نشان جمع کمالات در نور احمد است صلی اللہ علیہ وسلم ؎

ذات احمد نور حق داں نور یاب (۱) چہرہ پاکش آمدہ قدسی کتاب
ہر صفات حق کہ خواہی خواں ازاں (۲) حرف حرفش مے نشاند راز داں
گر بگویم شرح ایں را بر تمام (۳) کے توانم گفت تا روز قیام

وچوں بیان ظہور در لفظ اللہ نمود باز تنزیہ بے تشبیہ با کلمہ لا الہ الا ھو برکشود یعنی ذات الآن کما کان است از ظہور مظاہر اورا رنگ تقییدی بر مرآت صفاتیہ نشستہ و ازیں جلوہ و در خلوت مقیدات رنگی و آلودگی نہ بستہ ؎

(۱) مہر بر ذرہ بتابد از سماء مے کشد او را بکلی در ضیاء

تنزیہ بے تشبیہ بیان کر دی۔ یعنی ذات الٰہی اب بھی اسی طرح ہے جیسے تھی۔ مظاہر کے ظہور سے آئینہ صفات پر قید کا رنگ جلوہ گر ہوا اور اس کے جلوہ سے مقیدات کی خلوت میں تعلق کا رنگ پیدا ہو گیا ہے (۱) سورج فضا پر آسمان سے چمکتا ہے اور اس کو پوری طرح روشن کر دیتا ہے (۲) ذرہ کے ایک ایک جزو نے سورج سے روشنی حاصل کی اور روشنی پر روشنی اس سے چمک اٹھی (۳) لیکن سورج آسمان میں جلوہ گر ہے اور ذرے نے بے قید اس سے نور حاصل کیا (۴) جب ایک

(۲) جزو جزو ذرہ نور از مہر یافت — روشنی در روشنی از وے بتافت
(۳) لیک مہر اندر سما در جلوہ تاب — ذرہ از وے بے تقید نور یاب
(۴) چونکہ حادث را بود ایں جود عام — پس قیاسے کن قدیم و فیض تام
(۵) خانہ خانہ تافتہ آں مہرِ ہُو — نور خود دادست ظاہر چار سو
(۶) نور چشماں شپرک دارہ از نکیر — در حجاب اند ماندہ بے نور و ضریر
(۷) گر بگویم من ہمہ امثال را — وانمائم بر تو جملہ حال را
(۸) میرود دفتر درازو در دراز — از اشارہ فہم گر خواہی تو راز

سبیل عارفاں ازیں ذکر آنکہ اول و آخر ہموں ذات دانند و ظاہر و باطن ہماں خوانند احدیت و وحدت و واحدیت در حقیقت یک شناسند

(۱) ہُو چوں خواندی رہ باول داشتی — جملہ نورِ ذات در خود کاشتی
(۲) فارغ از خود گشتی و رفتی بہ ہُو — از خودی فانی شدی مے مال رُو
(۳) یعنی ایں پندار ہستی ما فناست — اوست اول مہر او اندر ضیاست
(۴) چونکہ گفتی اللہ اللہ اے صفی — در ظہورش فارغ از خود میروی
(۵) زیں سبب در نفی راندی کلام — تا نیفتی در حجابات و ظلام
(۶) لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ آمد شرح آں — شغل ایں را در دل خود کن بخواں

یعنی سالک را باید کہ چوں ایں ورد بخواند اول نور ذات ملاحظہ نمودہ بداند کہ ایں ہمہ ظہورات و صفات و اسماء و آثار اوست نظر خود وابستۂ وجود ذات ندارند و ایں ہمہ حجابے و ظلال آں آفتاب قدسی اند۔ لہذا نفی را باز تاکید نمودہ ظاہر فرمود۔ والاسطوت الوارہ ہو کہ اسم ذات است

حادث کی ایسی عام سخاوت ہے تو اس قدیم اور اس کے فیض کامل کا اندازہ کر (۵) اس ھُو کے آفتاب نے ایک ایک خانہ روشن کر دیا اور چاروں طرف اپنے نور کو ظاہر کیا۔ (۶) چمگادڑ کی آنکھوں والے اپنے انکار کی وجہ سے اس نور سے پردے میں ہیں بے نور اور اندھے ہیں (۷) اگر میں تمام مثالیں بیان کروں تو تجھ پر تمام حال کھول کر رکھ دوں۔ (۸) لیکن اس سے کتاب طویل سے طویل تر ہوتی جائے گی اور اگر تو راز کا خواہاں ہے تو اشارہ سمجھ۔ اس ذکر سے عارف لوگوں کا طریق یہ ہے کہ اول و آخر اسی ذات کو جانتے ہیں اور ظاہر و باطن اسی کو کہتے ہیں اور احدیت اور وحدت اور واحدیت کو حقیقت میں ایک ہی سمجھتے ہیں۔ (۱) جب تو نے ھُو کہا تو تو نے اول کی طرف توجہ کی اور خداوند تعالیٰ کی ذات کے تمام نور کو اپنے اندر پیدا کر لیا (۲) جب تو نے اپنے آپ سے نکل کر ھُو کی طرف سفر کیا تو اپنے آپ سے فانی ہو گیا (۳) اس سے یہ سمجھ لے کہ ہماری ہستی فانی ہے مہر ہی اول ہے اس کا سورج اپنی کمال تابانی پر ہے (۴) اے برگزیدہ جب تو اللہ اللہ کہے گا تو اس کے ظہور سے اپنے آپ سے فارغ ہو جائے گا (۵) اسی لیے نفی کے پیرایہ میں کلام کیا ہے کہ تو ظلمات اور حجابات میں مبتلا نہ ہو جائے (۶) اور لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اسی کی شرح ہے اس کے شغل کو اپنے دل میں رکھ اور پڑھ۔ یعنی سالک کو چاہئے کہ جب یہ ورد پڑھے تو اول نور ذات کو ملاحظہ کرتے ہوئے جان لے کہ یہ تمام ظہورات اسی کی صفات

اور اسماء اور آثار ہیں اور اپنی نگاہ کو وجود ذات پر گاڑ دے اور یہ تمام چیزیں اس آفتاب قدسی کے حجاب اور ظلال ہیں یہی وجہ ہے کہ نفی کی پھر تاکید کی گئی اور اس حقیقت کو آشکار کیا گیا ورنہ ھُو کے انوار کی سطوت نے جو کہ اسم ذات ہے وجود غیر کے تمام ظلمات کو وجود حقیقی کی بساط سے دور پھینک دیا ہے اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اثبات نفی کو متلزم ہے یہی وجہ ہے کہ ھُو نے تمام غیر کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور کثرت کی آنکھوں کو نفی کے دھاگے سے سی دیا ہے (۱) تو ھو ھو پڑھتا رہ کہ ھو ھو حقیقی بقا ہے اور اے عزیز ھُو کے سوا تیرا دوسری طرف جانا غلطی ہے۔ (۲) پہلے بھی ھُو تھا اور بعد میں ھُو رہ جائیگا اور ھُو کے علاوہ تمام موجودات فنا کے لائق ہے (۳) اے فاضل جو دل میں ہے اسے بیان نہ کر اور شاہ محی الدین کے حکم کے سوا قدم نہ اٹھا (۴) ہر زمانہ میں تیری جان کے لیے شاہ ایک سورج ہے اور اسی سے تیری جان محفوظ ہے (۵) شاہ روح ہے جو ہمیشہ زندگی بخشتا ہے دیکھو وہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچاتا ہے (۶) شاہ محمد مصطفےٰ کے آسمان کا چاند ہے اور آپ کے ماتحت پوری روشنی والا بدر کامل ہے (۷) اس کے نور نے سینوں سے تمام اندھیرے دور کر دیئے بدر کیا چیز ہے وہ تو بدر البدور ہیں۔ (۸) اس کا سینہ نور ہے اور وہ نور مصطفےٰ سے ہے اس کے قدموں کے نیچے اولیا نے اپنا سر رکھا (۹) اس کا خطاب تو نے پیر پیراں پڑھا ہے اس کے پاؤں کے نیچے تمام گردنیں انجھکی ہیں (۱۰) اس کے جام نے جام جم کی رونق ختم کر دی اور اس کے خم نے خم فلاطوں کو توڑ دیا (۱۱) اس کے دروازے کی خاک سے قدسی دریا جاری ہے اور عرش و فرش اس کے مریدوں میں سے ہیں (۱۲) فرشتے اس کے دروازے کے حاجی ہیں اور بادشاہ اس کے دروازے کے گدا گر ہیں (۱۳) آسمان اس کے نور کے جلوہ پر قربان ہے اور زمین اس کے نور سے کوہ طور ہے (۱۴) سورج اور چاند آسمان کے ہاتھ میں کاسۂ گدائی

ہمہ ظلمات وجود غیر را از بساط وجود حقیقی بر انداختہ از ینجا یاد دار کہ اثبات متلزم نفی است خاصہ ذکر ھُو کہ جملہ غیر سوخت دیدۂ کثرت برشتہ نفی دوخت۔ اشعار

۱	ھو بگو ھو خواں تو ہاں ھو ھو بقاست	غیر ھو رفتن ترا اے جاں خطا است
۲	اول آمد ھُو بہ آخر ھُو بود	غیر ھو جملہ فنا را می سزد
۳	ہرچہ اینجا در دلست فاضل مگو	جز بامر شاہ محی الدین میو!
۴	شاہ مہر جان تو در ہر زماں ست	زیں سبب این جان تو اندر اماں است
۵	شاہ روح است زندگی بخشد مدام	مے رساند از مقامے تا مقام
۶	شاہ آں ماہے سمائے مصطفےٰ!	بدر گشتہ در نیابت با صفا ء
۷	جملہ ظلمت سوخت نورش از صدور	بدر چہ بود خوانش ہاں بدر البدور
۸	سینۂ او نور نور از مصطفےٰ	زیر قدمش سر نہادہ اولیاء
۹	پیر پیراں خواندۂ او را خطاب	زیر پائش آمدہ جملہ رقاب
۱۰	جام او رونق ز جام جم شکست	خم او خم فلاطوں ہم شکست
۱۱	بحر قدسی جاری از خاک درش	از مریدانش بداں فرش و عرش
۱۲	قدسیاں بر باب او حاجی شدہ	پادشاہاں بر درش باجی شدہ
۱۳	آسمان قربانِ جلوۂ نور او	شد زمین از نور کوہِ طور او
۱۴	سرو مہ چوں کاسہ در دست فلک	شیئاً للہ از گدائے آں ملک
۱۵	انجم آمد صد ہزاراں چشم وار	بر تنِ پیرِ فلک دید آں نگار
۱۶	از زمیں انہار دریا خواستہ	تا ز پائش آبرو دریافتہ
۱۷	کوہ و ہامون ذکر و فکرش میکند	شجر و حجر این میوہ و جوہر مے دہد

ہیں اور وہ اس بادشاہ سے خدا کے نام پر سوالی ہے (۱۵) ہزاروں لاکھوں ستارے اس بوڑھے آسمان کے جسم پر آنکھوں کی طرح ہیں (۱۶) زمین سے دریا اور نہریں پیدا ہوئے تاکہ آپ کے قدموں سے عزت حاصل کریں (۱۷) پہاڑ اور جنگل اس کا ذکر کرتے اور سوچتے ہیں اور درخت اور پتھر بھی بر پھل اور جوہر حاصل کرتے ہیں۔ (۱۸) میں اس کی کیا کچھ تعریف کروں کیونکہ وہ ایک بے کنار سمندر ہے (۱۹) اے فاضل تو اس کی تعریف کو اپنے دل میں رکھ تاکہ تو نور احمد کو بہار میں دیکھ سکے (۲۰) سینکڑوں صلوۃ اور سینکڑوں سلام دل کی دل تنگی سے محمد مصطفی پر خوشی سے پڑھ (۲۱) چونکہ وہ اپنے دادا کے نور سے ظاہر ہوئے ہیں لہذا ان کو اٹھارہ عالموں نے پرورش کیا (۲۲) اپنے دل میں سمجھ لے کہ اگر کوئی بہترین مددگار ہے تو وہ محی الدین ہیں محی الدین ہیں محی الدین ہیں۔

۱۸ چند گویم من بیانِ وصفِ او — بحر بے پایاں بخامہ رشفِ او

۱۹ فاضل این مدحش تو در دل خود بدار — تا به بینی نور احمد در بہار

۲۰ صد صلوٰۃ و صد سلام از جوشِ جاں — بر محمد مصطفےٰ خوش خوش بخواں

۲۱ زانکہ شاہ از نور جد خود عیاں — پرورش دادہ بہ ہژدہ عالماں

۲۲ در دل فہم جاں خود نعم المعین — محی الدین داں محی دین داں محی دین

الجمیل آں ذات قدس آیات جمیل ست یعنی ہمہ حسن و خوبی وصف اوست از ہیچ وجہ نقص را باو راہ نیست و در جلوہ جمالِ او اشتباہ نیست مہر حسن او بر سمائیاں تافتہ و بدر نور او سینۂ ظلمات کافتہ و مراد در اینجا آنست کہ ذات موصوف بصفات جمالیہ در ہر مظہرے جمالِ او پیدا است و در ہر طرفے نور حسن افعالِ او ہویدا۔ اشعار

۱ ہست خود حق چوں جمیل اے سالکاں — خوش بود نور جمالِ دلبراں

۲ دلبر و محبوب ما احمد نبی — فوق ہر محبوب آمد لے صفی

۳ کار محبوباں بود محبوبِ خلق — ہر یکے در طلب او مسرور و طلق

۴ کار احمد چونکہ نامش شرع ہست — تابع او باش تبعش ورع ہست

۵ گر جمال مصطفیٰ خواہی بہ کام — شرع او را ورد خود کن بر دوام

سالکاں را ازیں اسم شریف بہرہ آنکہ باید کہ جز جمالِ جاناں غرضی در میاں نیارند و ہموارہ در طلب جمال جاناں سعی دارند و بدانند کہ چوں محبوب جمیل است جلوۂ جمال خواہد داد۔ زیرا کہ تجلیات قدسیہ در توقف نیست و آنچہ بر تو ایں جلوہ جمال ہویدا نمی شود محض از کدورت حجابات ناسوتیہ تست

الجمیل وہ ذات قدسی آیات جمیل ہے یعنی تمام حسن و خوبی اسی کی صفت ہے اور نقص کو اس کی بارگاہ میں راہ نہیں ہے اور اس کے جلوہ جمال میں کوئی شبہ نہیں ہے اس کے حسن کا سورج آسمان والوں پر چمکا اور اس کے نور کے چاند نے ظلمات کا سینہ پھاڑ ڈالا اور اس جگہ مراد یہ ہے کہ وہ ایسی ذات ہے جو صفات جمالیہ سے موصوف ہے اور اس کے ہر مظہر سے جمال ظاہر ہے اور ہر حرف میں اسکے افعال کے حسن کا نور ظاہر ہے۔ (۱) اے سالکین جبکہ جمیل برحق ہے تو محبوب کے کمال کا نور بہت اچھا ہے (۲) ہمارے دلبر اور محبوب احمد نبی ہیں جو اے برگزیدہ تمام محبوبوں کے سردار ہیں (۳) محبوب کا مشغلہ مخلوق کو محبوب ہوتا ہے ہر ایک اس کی طلب میں مسرور اور خوش ہے (۴) احمد کے افعال کا نام چونکہ شریعت ہے لہذا ان کا تابع رہ کہ ان کی اتباع ہی پرہیزگاری ہے (۵) اگر تو مصطفےٰ کے جمال کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو ان کی شریعت کو اپنے اوپر لازم سمجھ۔ سالکین کو اس شریف اسم سے یہ حصہ ہے کہ چاہیئے کہ محبوب کے جمال کے سوا اور کوئی غرض درمیان میں نہ رہے اور ہمیشہ جاناں کے جمال کی طلب میں کوشش کرتے ہیں اور یہ جان لیں کہ محبوب محمود ہے تو لازماً وہ اپنے جمال کا جلوہ دکھائے گا اس لیے

کہ تجلیات قدسیہ کسی وقت بھی توقف میں نہیں ہیں اور یہ جو اس کے جمال کا جلوہ ہر وقت ظاہر نہیں ہوتا یہ محض تیرے حجاب ہائے ناسوتیہ کی وجہ سے ہے۔ تو اپنے دل کے شیشہ کو صاف کرتا کہ زنگ ختم ہو جائے اور محبوب کا جمال اپنا جلوہ دکھائے ۔ اشعار (۱) اے بھائی اگر تو صاف دل ہے تو اس کو اور صاف کر اور صاف کر اور صاف کر (۲) دوست کے جمال کا جلوہ ظاہر ہو چکا ہے لیکن تو حجابات اور گمان میں مبتلا ہے۔

تو در صفائے مرآت دل صیقلی کُن تا زنگار برخیزد و جمال جاناں جلوہ ریزد۔
اشعار

۱ اے برادر گر تو صاحب صَیقلی — صَیقلی کُن صَیقلی کُن صَیقلی
۲ یار را جلوہ جمال آمد عیاں — لیک تو اندر حجابے در گماں
۳ زنگ دنیا بر دلت دادہ حجاب — میکنی بیہودہ در حمق اضطراب
۴ در ہوا و حرص ماندی در خراب — سینہ تو تاریک مہر آمد بتاب
۵ کور گوید نور در عالم کجاست — لیک اہل چشم داند بر ضیاست
۶ شیرنی را منکر اند صفرائیاں — جملہ شیریں تلخ گشتہ نزد شاں
۷ پس بباید مر ترا اصقال جاں — مرشد صاحب شریعت رازداں
۸ صیقلی از ذکر در دستت دہد — تاکہ جان تو ز زنگ ئت رہد

پس دریں نام جمیل رمز شغل سلوک است و منع از تعلق بقبیح و مفلوک پس باید کہ اولاً حجابات را از خود براندازی و ایں حجابات را دافع اینہا در کثرت ست بیان آں بدرازی مے کشد امافی الجملہ اجمالے بتو گوئم تا بدانی اولاً باید کہ از حرام و مکروہ تحریمیہ و شبہ غالبہ بقدر امکان دور مانی و از انہماک در شہوات و لذائذ مباحہ نیز مامون باشی و ہموارہ در شریعت متمکن بودہ ذکر و فکر را شعار خود سازی اما بعد از توبہ صحیحہ و ثبوت بر عقیدۂ سنت سَنیہ و در حال تیز گام در راہ کامیابی دیدار انوار و اسرار بتازی۔ اشعار

۱ راہ دور است اے برادر ہوشدار — تا تو باشی در حقائق کامگار
۲ روز و شب می دو قدم پستر متاز — تا ببینی از بساطِ نور راز!

(۳) دنیا کے زنگ نے تیرے دل پہ پردہ ڈال رکھا ہے اور تو اپنی بے وقوفی سے بے چین ہے۔ (۴) تو اپنی حرص اور لالچ کی وجہ سے خرابی میں مبتلا ہے تیرا سینہ تاریک ہے اور سورج چمک رہا ہے (۵) اندھا کہتا ہے کہ دنیا میں روشنی کہاں ہے لیکن آنکھوں والے اسے چمکتا ہوا دیکھتے ہیں۔ (۶) صفراوی مزاج لوگ شیرینی کا انکار کرتے ہیں کیونکہ ان کے لیے تمام شیرینیاں تلخ ہو جاتی ہیں (۷) اے جان کو صاف کرنے کے لیے تجھے صاحب شریعت اور راز داں مرشد کی ضرورت ہے (۸) وہ تیرے اندر ذکر الٰہی سے وہ صفائی پیدا کرے گا کہ تیری جان تیرے زنگ سے صاف ہو جائے گی ✤ پس اس اسم جمیل میں سلوک و شغل کا اشارہ ہے اور امور قبیحہ سے ممانعت۔ سب سے پہلے اپنے حجابات کو اپنے اوپر سے اٹھانا چاہیئے کیونکہ یہ حجابات رحمت خداوندی کو روک دیتے ہیں اس کا بیان بہت طویل ہے میں مختصر طور پہ تجھ سے یہ بیان کرونگا تاکہ تو اس سے فائدہ حاصل کرے۔ سب سے پہلے حرام اور مکروہ تحریمی اور غالب شک والی چیزوں سے پرہیز کر اور جائز شہوات و لذائذ کے انہماک سے بھی پرہیز لازم ہے کہ پہلے اس سے توبہ کرے اور شریعت پر ثابت قدم رہے اور دیدار و انوار و اسرار کی راہ میں بہر حال تیز تر قدم اٹھائے ۔ (۱) اے بھائی راہ بڑی دور ہے ہوش کر تاکہ تو حقائق میں کامیاب ہو جائے (۲) دن رات دو قدم پیچھے نہ ہٹنا تاکہ نور کی بساط سے معلوم کر سکے۔

(۳) ہیماسے کی طرح نوش کرتا کہ تو ہمیشہ خوش رہے حقیقی کوشش کر اور اپنے آپ سے باہر آ (۴) بے باک ہو جا اور غیر اللہ کی پرواہ نہ کر تجھے غنائے مطلق سے توفیق نصیب ہوگی (۵) جب کپڑے پاک ہوں گے تو نماز ادا کر سکے گا ورنہ مسجد سے گندگی کی حالت میں دور رہے گا (۶) دل اگر پاک نہ ہوگا تو تیری روح میں نور کیسے پیدا کر سکے گا (۷) نور حق کے جمال کا خیال اگر تیرے دل میں آجائے تو "اس کے سوا کوئی نہیں" تیرا شغل ہو جائے (۸) اسم جمیل میں جو نور جمال ہے اگر میں اس کو بیان کروں تو دفتر طویل ہو جائے گا (۹) اسما فضل رحمٰن و رحیم کے انوار اچھی طرح بیان کر اور شریعت میں مضبوط رہ۔

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ہر موجود کو روزی دینے والا اور قیامت کے روز گنہگاروں کو بخشنے والا یہ دونوں اسم رحمت سے مشتق ہیں اور اس کا معنی چونکہ "دل کی کمزوری" ہے اور یہ خدا تعالےٰ کے حق میں محال ہے لہٰذا اس سے مراد احسان ہوگا لیکن پہلے اسم میں احسان دنیا کی نسبت سے ہے اور دوسرے میں آخرت کے لحاظ سے ہیں آنجناب نے اس اسم میں یہ اشارہ کیا ہے کہ جب وہ روزی کھانے والوں کے وظیفہ کو اپنی نعمتوں کے دسترخوان سے نہیں روکتا تو اخروی احسانات کے مخصوص فیض کو وہ کیوں منع کرے گا ؎

اے سخی کہ تو اپنے غیب کے خزانہ سے آتش پرست اور بت پرست کو بھی وظیفہ عنایت کرتا ہے اے وہ جو اپنے دشمنوں پر بھی رحمت کی نظر رکھتا ہے اپنے دوستوں کو کب محروم کرے گا۔

سالکین کا حصہ ان دو اسمائے شریفہ سے یہ ہے کہ اس رحمٰن کی نعمتیں کھا کر اس رحیم کی مرضیات کے حصول میں کوشش کرے اور صورت کے غنچہ کو معنی کی وصولی میں ہدایت کی نسیم سے کھولے تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ اس منعم حقیقی کی دنیاوی نعمتیں بھی تجھ پر بے شمار ہیں ؎

(۱) اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ (اگر تم اللہ کے احسان گننے لگو) کو اگر تو پڑھے تو اے جوان تو اس سے کچھ بھی شمار نہ کر سکے گا۔

۳ جام ہیماں نوش خوش باشی مدام — جد تحقیقی کن از خود بر خرام

۴ شوخ کن پروانہ مدار از غیر حق — در غنائی مطلق آئی مرتفق

۵ چونکہ پرچہ پاک شد خوانی نماز — ورنہ دور از مسجدی چرکین تر آز

۶ دل اگر نہ بود طہارت پیشۂ — چوں دمد در جاں تو نوری ریشۂ

۷ گر جمال از نور حق رائے تو شد — لیس غیرہ شغل ہو ہائے تو شد

۸ ہر چہ از نور جمال است در جمیل — گر بگویم دفترے باشد طویل

۹ فاضل انوار رحمان و رحیم — خوش بگو در شرع باشی مستقیم

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ روزی رسانندہ ہر موجود بخشندہ عاصیاں روز معہود ہر دو اسم مشتق از رحمت اند و چوں بمعنی رقت القلب است ایں در حق باری تعالےٰ محال است مراد ازاں احساں می تواں نمود اما در اسم اول نسبت احسان در دار دنیا است و در اسم ثانی بدار عقبیٰ پس آں جناب دریں اسم اشارہ نمودہ اند کہ چوں وظیفۂ روزی خوراں از خوانِ نعمائے خود دریغ نمیدارد احسانات عقبوی افاضۂ خاصہ را چوں منع خواہد کرد ؎ شعر

اے کریمی کہ از خزانۂ غیب — گبر و ترسا وظیفہ خور داری!

دوستاں را کجا کنی محروم — تو کہ با دشمناں نظر داری

نصیبۂ سالکاں ازیں دو اسم شریف آنکہ باید کہ نعمت خوری آں رحمان را در حصول مرضیات آں رحیم صرف نمایند و غنچۂ صورت را در وصول معنی بہ نسائم اہتداء کشائند میدانی نعمت دنیوی آں منعم حقیقی در تو چند در چند است ؎

۱ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ را بخواں — لَیْسَ تُحْصِیْ مِنْہُ شَیْئًا اے جواں

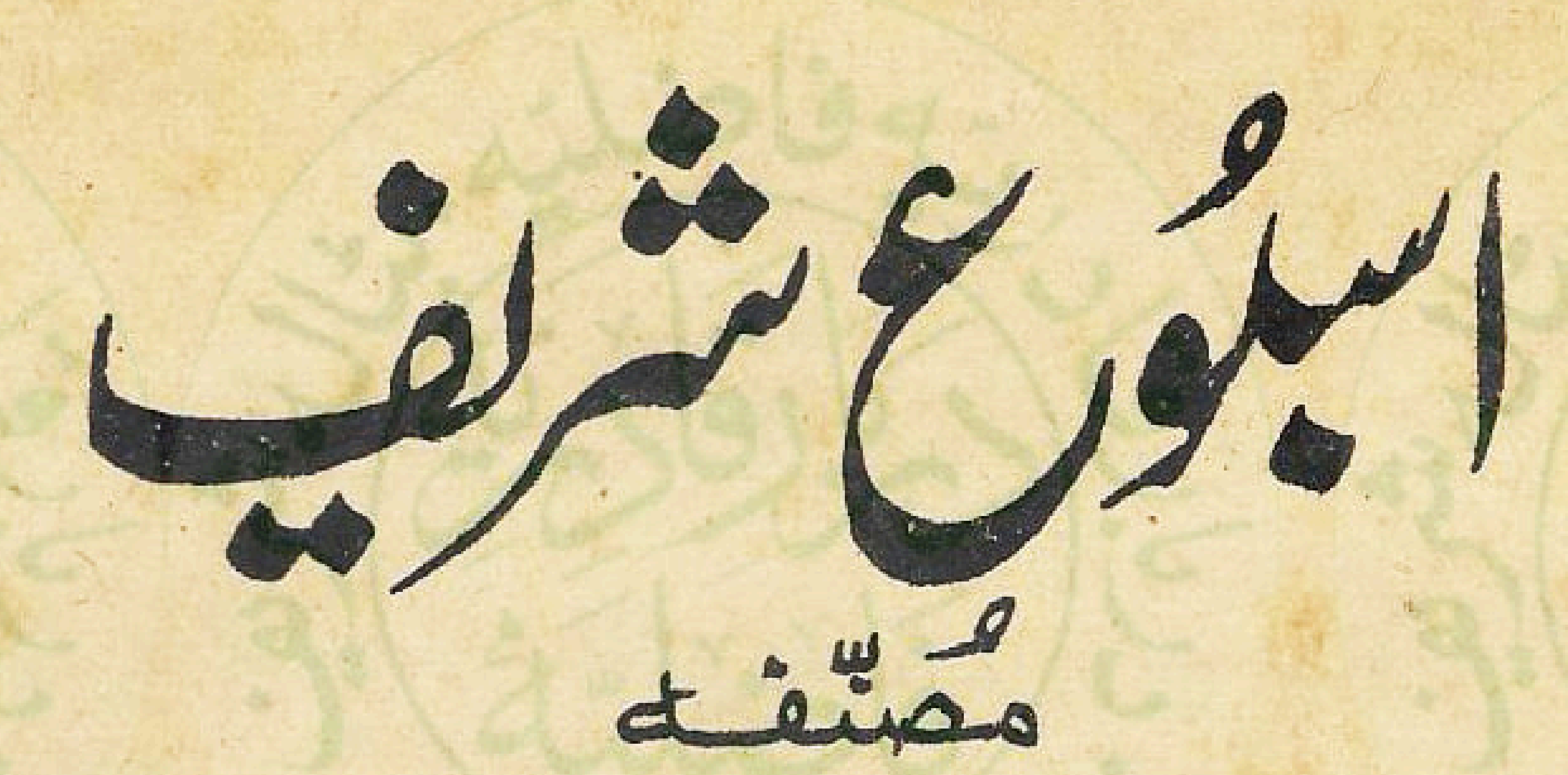
(۲) سب سے پہلے تو تیرا وجود ایک نعمت ہے جو کہ حقائق کا ایک نشان ہے۔ (۳) پھر آنکھ، ہاتھ، پاؤں، کان، سانس یہ سب تجھ پر خدا کے بے شمار احسان ہیں (۴) یہ زبان، ہونٹ، دل، روح اور سر یہ سب تیرے جسم میں خدا کے احسان کو بڑھاتے رہتے ہیں (۵) پھر وہ پیغمبر جو تمام پیغمبروں کا سردار ہے وہ تیرے لیے شریعت اور قرآن لایا ہے + پس چاہیئے کہ تو ان عجیب و غریب نعمتوں کو پہچانے اور ہر ایک کے لوازمات کو سمجھے تاکہ تو رحمانی حقائق کا مورد بن کر اسرار رحیمی کی بساط پر کامیاب ہو جائے۔ اب تجھ پر اس سے واضح ہو گیا ہو گا کہ ان ہر دو اسماء شریفہ کا بسم اللہ اور اس ورد لطیف میں اکٹھا ہونا کیا حکمتیں رکھتا ہے۔ یعنی اے ظاہری نعمتوں میں مشغول ہونے والے اپنے آپ کو غفلت سے وابستہ نہ رکھ کیونکہ ان نعمتوں کا حساب در پیش ہے اور ہر نعمت کے پھول کے ساتھ محاسبے کے کانٹے ہی کانٹے ہیں۔ اے میری جان بے دھوئیں کا حلوہ بن اور حرص و ہوا پر مٹی ڈال جس قدر تو اپنے آپ کو رحمانی جلوہ سے خبردار کرے گا رحیمی حقائق میں دوڑیگا اور بے اندازہ انعامات حاصل کرے گا (۱) اپنے آپ پر رحم کر اور نفس شوم سے آزاد ہو تاکہ تو ان رسوم سے فارغ ہو جائے (۲) سب سے پہلے توبہ اور گناہ کو چھوڑ دے تاکہ تو رحمن و آلہ کا بندہ ہو جائے (۳) پھر ذکر و فکر کر اور شریعت میں مقیم رہ۔ دل سے خواہشات کو نکال اور پرہیزگاری اختیار کر (۴) بیہودہ باتوں سے باہر آ اور دل کو دیکھ۔ یقیناً تجھ پر کئی راز کھل جائیں گے (۵) میں نے تجھ کو رحمت کے شغل کے متعلق کئی بار کہا۔ میں تجھے کہتا ہوں صغیرے گناہوں سے بھی پرہیز کر + ذاکر کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو صفت رحمت کے احاطہ سے گھرا ہوا سمجھے اور یہ جان لے کہ وہ رحیم ہے وہ ہر لحظہ تجھ کو اپنی طرف بلاتا ہے تو جتنا بھی بھاگتا ہے وہ تجھے پکڑتا ہے اور تیری معذرت اور توبہ کو قبول کرتا ہے پس تو حال کے قبض سے پریشان نہ ہو یہ حکمت سے خالی نہیں ہوگا یا تو حجاب غالب ہے یا

۲ اولاً آمد وجودت نعمتے	آنکہ دارد از حقائق آیتے!
۳ باز بین و دست و پا و گوش و دم	جملہ در تو نعمت آمد مبدم
۴ این زبان و لب دل و روح و سرت	میفزاید فیض جاناں در گلت
۵ باز پیغمبر سر پیغمبراں	بر تو آوردہ است شرع و ہم قرآں

پس باید کہ این نعمائے غریبہ را دریابی و لازمہ ہر یکے را بشناسی تا شاداب حقائق رحمانی گشتہ کامیاب بساط اسرار رحیمی باشی ازینجا بر تو واضح خواہد شد کہ تلازم و تقارن این ہر دو اسم شریف در تسمیہ و این ورد لطیف چہ حکمتہا دارد۔ یعنی اے مشغوف نعمائے ظاہر خود را وابستہ غفلت مباش این نعما را حساب در پیش است و در گل ہر نعمتی از خار محاسبہ نیش در نیش ست جانِ من حلوائے بے دود باش و خاک بر دود ہوا و حرص پاش ہر قدر کہ خود را در جلوۂ رحمانی خبردار سازی بحقائق رحیمی بتازی و بابی ہر آنچہ یابی۔ اشعار

۱ رحم کن بر خود برآ از نفس شوم	تا شوی فارغ ازین جملہ رسوم
۲ اولاً تو ترک کن وزر و گناہ	تا شوی تو بندۂ رحمٰن الٰہ
۳ باز ذکر و فکر کن در شرع باش	شو مراکب از دل و در ورع باش
۴ از بذل بیرون بیا و دل بہ بین	سرہا مکشوف گردد بالیقین
۵ شغل رحمت بر تو گفتم بارہم	بر تو گویم باش فارغ از لمم

باید کہ خود را احاطہ محیط صفت رحمت بیابی و بدانی کہ او تعالیٰ رحیم ست ہر لحظہ ترا بسوئے خود میخواند ہر چند تو می گریزی ترا میگیرد و عذر و توبۂ تو می پذیرد۔ پس از قبض حال سرگشتہ مباش از حکمت خالی نخواہد بود۔ یا حجاب غالب است یا توقف



اسبوع شریف

مصنّفہ

حضرت جناب محبوب سبحانی قطب ربّانی غوث صمدانی

سیّد شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یکشنبہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اتوار

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْجَمِيْلُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

اللَّطِيْفُ الْحَلِيْمُ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُؤْمِنُ النَّصِيْرُ الْمُجِيْبُ

الْمُغِيْثُ الْقَرِيْبُ السَّرِيْعُ الْكَرِيْمُ ذُوالْاِكْرَامِ ذُوالطَّوْلِ

رَبِّ اَكْسِنِىْ مِنْ جَمَالِ بَدِيْعِ الْاَنْوَارِ الْجَمَالِيَّةِ مَا

يُدْهِشُ اَلْبَابَ الذَّرَّاتِ الْكَوْنِيَّةِ فَتَوَجَّهُ اِلٰى

حَقَائِقِ الْمُكَوَّنَاتِ تَوَجُّهَ الْمَحَبَّةِ الذَّاتِيَّةِ الْجَاذِبَةِ اِلٰى

شُهُوْدِ مُطْلَقِ الْجَمَالِ الَّذِیْ لَا یُضَادُّهٗ قُبْحٌ وَّلَا یَقْطَعُ
عَنْهُ اِبْلَامٌ وَّاجْعَلْنِیْ مَرْحُوْمًا مِّنْ کُلِّ رَاحِمٍ بِحِلْمِ الْعَطْفِ
الْحُبِّیِّ الَّذِیْ لَا یَشُوْبُهٗ اِنْتِقَامٌ وَّلَا یَنْتَقِصُهٗ غَضَبٌ وَلَا یَقْطَعُ
مَدَدَهٗ سَبَبٌ وَّتَوَلَّ ذٰلِكَ بِحِلْمٍ اَبَدِیَّةٍ وَارِثِیَّتِكَ اِلٰی غَیْرِ
نِهَایَةٍ تَقْطَعُهَا غَایَةٌ یَا رَحِیْمُ هُوَ الرَّحِیْمُ رَبَّاهُ رَبَّاهُ غَوْثَاهُ
یَا خَفِیًّا لَّا یَظْهَرُ یَا ظَاهِرًا لَّا یَخْفٰی لَطُفَتْ اَسْرَارُ وُجُوْدِكَ
اَلَا عَلٰی فَتْرٰی فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَلَتْ اَنْوَارُ ظُهُوْرِكَ الْاَقْدَسِ فَبَدَتْ
فِیْ کُلِّ مَشْهُوْدٍ فَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الْمَنَّانُ بِالرَّاْفَةِ وَالْعَفُوُّ السَّرِیْعُ
بِالْمَغْفِرَةِ مُؤْمِنُ الْخَائِفِیْنَ نَصِیْرُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَلْقَرِیْبُ یَمْحُو
جِهَاتِ الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ عَنْ عُیُوْنِ الْعَارِفِیْنَ یَا کَرِیْمُ یَا ذَا الطَّوْلِ
وَالْاِکْرَامِ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَلِيمُ الرَّءُوفُ الرَّحِيمُ
الْفَعَّالُ اللَّطِيفُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الصَّبُورُ الرَّشِيدُ الرَّحْمٰنُ
رَبِّ أَذِقْنِي مِنْ بَرْدِ حِلْمِكَ عَلَىٰ مَا أَبْتَهِجُ بِهِ فِي عَوَالِمِي
فَلَا أَشْهَدُ فِي الْكَوْنِ إِلَّا مَا يَقْتَضِي سُكُوتِي وَرِضَائِي فَإِنَّكَ
الْحَقُّ وَأَمْرُكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّحِيمُ رَبِّ أَشْهِدْنِي
مُطْلَقَ فَاعِلِيَّتِكَ فِي كُلِّ مَفْعُولٍ حَتّٰى لَا أَرٰى فَاعِلًا غَيْرَكَ
لِأَكُونَ مُطْمَئِنًّا تَحْتَ جَرَيَانِ أَقْدَارِكَ مُنْقَادًا لِكُلِّ
حُكْمٍ وُجُودِيٍّ عَيْنِيٍّ وَغَيْبِيٍّ بَرْزَخِيٍّ يَا نَافِخًا رُوحَ أَمْرِهِ
فِي كُلِّ عَيْنٍ اجْعَلْنِي مُنْفَعِلًا فِي كُلِّ حَالٍ لِمَا يُحَوِّلُنِي
مِنْ ظُلُمٰتِ تَكْوِينَاتِي وَامْحَقْ فِعْلِي وَفِعْلَ الْفَاعِلِينَ
فِي أَحَدِيَّةِ فِعْلِكَ وَتَوَلَّنِي بِجَمِيلِ حَمِيدِ اخْتِيَارِكَ

لِی فِی جَمِیعِ تَوَجُّهَاتِی وَافْنِ مِنِّی اِرَادَتِی وَصَبِّرْنِی وَ

سَدِّدْنِی وَارْحَمْنِی وَاصْحَبْنِی بِاللُّطْفِ وَالْعِنَایَةِ

بِمَعِیَّةٍ خَاصَّةٍ مِّنْكَ وَحَقِّقْنِی بِقُرْبِكَ الَّذِی لَا

وَحْشَةَ مَعَهٗ یَا رَحْمٰنُ یَا سَلَامُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

منگلوار	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	سہ شنبہ

اِلٰهِیْ مَا اَحْلَمَكَ عَلٰی مَنْ عَصَاكَ وَ مَا اَقْرَبَكَ

مِمَّنْ دَعَاكَ وَ مَا اَعْطَفَكَ عَلٰی مَنْ سَئَلَكَ وَمَا

اَرْاَفَكَ عَلٰی مَنْ اَمَّلَكَ مَنْ ذَا الَّذِیْ سَئَلَكَ فَحَرَّ

مْتَهٗ اَوْ لَجَاءَ اِلَیْكَ فَاَسْاَمْتَهٗ اَوْ تَقَرَّبَ مِنْكَ

فَاَبْعَدْتَّهٗ اَوْ هَرَبَ اِلَیْكَ فَطَرَدْتَّهٗ لَكَ الْخَلْقُ

وَالْاَمْرُ اِلٰهِیْ اَتَرَاكَ تُعَذِّبُنَا وَتَوْحِیْدُكَ فِیْ قُلُوْبِنَا

وَمَا اَخَالُكَ تَفْعَلُ وَلَئِنْ فَعَلْتَ اَتَجْمَعُنَا مَعَ

قَوْمٍ طَالَ مَا بَغَضْنَا هُمْ لَكَ فَبِا الْمَكْنُوْنِ مِنْ

اَسْمَائِكَ وَمَا وَارَتْهُ الْحُجُبُ مِنْ بَهَائِكَ اَنْ

تَغْفِرَ لِهٰذِهِ النَّفْسِ الْهَلُوْعِ وَلِهٰذَا الْقَلْبِ

الْجَزُوْعِ الَّذِىْ لَا يَصْبِرُ لِحَرِّ الشَّمْسِ فَكَيْفَ

يَصْبِرُ لِحَرِّ نَارِكَ يَا عَلِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا رَحِيْمُ

يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّلِّ اِلَّا لَكَ

وَمِنَ الْخَوْفِ اِلَّا مِنْكَ وَمِنَ الْفَقْرِ اِلَّا اِلَيْكَ ۝ اَللّٰهُمَّ

كَمَا صُنْتَ وُجُوْهَنَا اَنْ تَسْجُدَ لِغَيْرِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

فَصُنْ اَيْدِيَنَا بِالسُّوَالِ لِغَيْرِكَ

اَنْ تَمُدَّ

سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

الْعٰلَمِيْنَ ۝

چہار شنبہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بدھوار

اِلٰهِىْ عَمَّ قِدَمُكَ حَدَثِىْ فَلَا اَنَا وَاَشْرَقَ سُلْطَانُ

نُورِ وَجْهِكَ فَاَضَاءَ هَيْكَلَ بَشْرِيَّتِيْ وَلَا سِوَاكَ فَمَا

دَامَ مِنِّيْ فَبِدَوَامِكَ وَمَا فَنٰى عَنِّيْ فَبِرُءْ يَتِيْ اِيَّايَ وَ

اَنْتَ الدَّائِمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُكَ بِالْاَلْفِ اِذَا

تَقَدَّمَتْ وَبِالْهَآءِ اِذَا تَأَخَّرَتْ وَبِالْهَآءِ مِنِّيْ اِذَا

انْقَلَبَتْ لَامَا اَنْ تُغْنِيَنِيْ بِكَ عَنِّيْ حَتّٰى تَلْتَحِقَ الصِّفَةُ بِا

لصِّفَةِ وَتَقَعَ الرَّابِطَةُ بِالذَّاتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

پنجشنبہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	جُمعرات

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ

وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ الٓمّٓ اَللّٰهُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ بِمَا سَئَلَكَ بِهٖ نَبِیُّكَ

مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ یَا وَدُوْدُ

یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ ۝ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ ۝

یَا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ مَلَأَ اَرْكَانَ

عَرْشِكَ وَبِقُدْرَتِكَ الَّتِیْ قَدَرْتَ بِهَا عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِكَ وَبِرَ

حْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ

یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا لَطِیْفُ قَبْلَ كُلِّ لَطِیْفٍ وَّیَا لَطِیْفُ بَعْدَ

كُلِّ لَطِیْفٍ وَّ یَا لَطِیْفُ یَا لَطِیْفُ. یَا لَطِیْفُ لَطُفْتَ بِخَلْقِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ اَسْئَلُكَ یَا رَبِّ كَمَا لَطُفْتَ بِیْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَحْشَآءِ اُلْطُفْ

بِیْ فِیْ قَضَآئِكَ وَقَدَرِكَ وَفَرِّجْ عَنِّی الضِّیْقَ وَلَا تُحَمِّلْنِیْ مَا لَا

اُطِيْقُ بِحُرْمَتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَا لَطِيْفُ يَا لَطِيْفُ
يَا لَطِيْفُ اُلْطُفْ بِيْ بِخَفِيِّ خَفِيِّ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ لَخَفِيِّ
الْخَفِيِّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ حَسْبُنَا اللّٰهُ
وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	جُمُعَه

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعَظِيْمِ قَدِيْمِ كَرِيْمِ مَكْنُوْنِ مَخْزُوْنِ
اَسْمَائِكَ وَبِاَنْوَاعِ اَجْنَاسِ رُقُوْمِ نُقُوْشِ اَنْوَارِكَ ۝ وَبِعَزِيْزِ
اِعْزَازِ عِزَّتِكَ ۝ وَبِحَوْلِ طَوْلِ جَوْلِ شَدِيْدِ قُوَّتِكَ ۝ وَبِقُدْرَةِ مِقْدَارِ
اِقْتِدَارِ قُدْرَتِكَ ۝ وَبِتَاْئِيْدِ تَحْمِيْدِ تَمْجِيْدِ عَظْمَتِكَ ۝

وَبِسُمُوِّ نُمُوِّ عُلُوِّ رِفْعَتِكَ ٥ وَبِقَيُّوْمِ دَيْمُوْمِ

دَوَامِ مُدَّتِكَ ٥ وَبِرِضْوَانِ غُفْرَانِ اَمَانِ

مَغْفِرَتِكَ وَبِرَفِيْعِ مَنِيْعِ بَدِيْعِ سُلْطٰنِكَ

وَسَطْوَتِكَ وَبِرَهَبُوْتِ عَظَمُوْتِ جَبَرُوْتِ

جَلَالِكَ ٥ وَبِصَلَاةِ سَعَاةِ سَعَةِ بَسَاطِ

رَحْمَتِكَ ٥ وَبِلَوَامِعِ بَوَارِقِ صَوَاعِقِ عَجِيْجِ

هَجِيْجِ رَهِيْجِ بَهِيْجِ نُوْرِ ذَاتِكَ وَبِبَهْرِ

قَهْرِ جَهْرِ مَيْمُوْنِ اِرْتِبَاطِ وَحْدَانِيَّتِكَ ٥

وَبِهَدِيْرِ هَتَّارِ تَيَّارِ اَمْوَاجِ بَحْرِكَ الْمُحِيْطِ

بِمَلَكُوْتِكَ ٥ وَبِاتِّسَاعِ انْفِتَاحِ مَيَادِيْنِ بَرَازِخِ

كُرْسِيِّكَ ٥ وَبِهَيْكَلِيَّاتِ عِلْوِيَّاتِ رُوْحَانِيَّاتِ

اَمْلَاكِ اَفْلَاكِ عَرْشِكَ ٥ وَبِالْاَمْلَاكِ الرُّوْحَانِيِّيْنَ

الْمُدَبِّرِيْنَ لِلْكَوَاكِبِ الْمُدِيْرَةِ بِاَفْلَاكِكَ ○
وَبِحَنِيْنِ اَنِيْنِ تَسْكِيْنِ قُلُوْبِ الْمُرِيْدِيْنَ
لِقُرْبِكَ ○ وَبِخَضَعَاتِ حَرَقَاتِ زَفَرَاتِ
الْخَائِفِيْنَ مِنْ سَطَوَاتِكَ ○ وَبِآمَالِ نَوَالِ اَقْوَالِ
الْمُجْتَهِدِيْنَ فِيْ مَرْضَاتِكَ وَبِتَخْضِيْعِ تَقْطِيْعِ
تَقَطُّعِ مَرَائِرِ الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى بَلْوَائِكَ وَ بِتَعَبُّدِ
تَمَجُّدِ تَجَلُّدِ الْعَابِدِيْنَ عَلٰى طَاعَتِكَ يَا
اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيْمُ يَا
مُقِيْمُ اِطْمِسْ بِطِلَسْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ شَرَّ سُوَيْدَاءِ قُلُوْبِ اَعْدَائِنَا وَاَعْدَائِكَ ○
وَدُقَّ اَعْنَاقَ رُؤُوْسِ الظَّلَمَةِ بِسُيُوْفِ نَمَشَاتِ
قَهْرِكَ وَسَطْوَتِكَ وَاحْجُبْنَا بِحُجُبِكَ الْكَثِيْفَةِ

بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ عَنْ لَحَظَاتِ لَمَحَاتِ
لَمَعَاتِ اَبْصَارِهِمُ الضَّعِيْفَةِ بِعِزَّتِكَ
وَسَطْوَتِكَ ٥ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ وَصُبَّ
عَلَيْنَا مِنْ اَنَابِيْبِ مَيَازِيْبِ التَّوْفِيْقِ فِيْ
رَوْضَاتِ السَّعَادَاتِ اٰنَاۗءَ لَيْلِكَ وَاَطْرَافَ
نَهَارِكَ ٥ وَاَغْمِسْنَا فِيْ اَحْوَاضِ سَوَافِيْ مَسَاقِيْ
بَرِّ بِرِّكَ وَرَحْمَتِكَ ٥ وَقَيِّدْنَا بِقُيُوْدِ السَّلَامَةِ
عَنِ الْوُقُوْعِ فِيْ مَعْصِيَتِكَ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا
ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيْمُ يَا مُقِيْمُ يَا مَوْلَايَ
يَا غَفِرُ يَا لَطِيْفُ يَا خَبِيْرُ ٥ اَللّٰهُمَّ ذَهَلَتِ الْعُقُوْلُ
وَانْحَصَرَاتِ الْاَبْصَارُ وَحَارَتِ الْاَوْهَامُ وَ
ضَاقَتِ الْاَفْهَامُ وَبَعُدَتِ الْخَوَاطِرُ وَقَصُرَتِ

الظُّنُوْنُ عَنْ اِدْرَاكِ كُنْهِ كَيْفِيَّةِ ذَاتِكَ وَمَا
ظَهَرَ مِنْ بَوَادِيْ عَجَائِبِ اَنْوَاعِ اَصْنَافِ قُدْرَتِكَ
دُوْنَ الْبُلُوْغِ اِلٰى تَلَاْلُؤِ لَمَعَاتِ بُرُوْقِ شُرُوْقِ
اَسْمَائِكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ
يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيْمُ يَا مُقِيْمُ يَا نُوْرُ يَا هَادِيْ
يَا بَدِيْعُ يَا بَاقِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ يَا غِيَاثُ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ
اَغِثْنَا ٥ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اِرْحَمْنَا اَللّٰهُمَّ
مُحَرِّكَ الْحَرَكَاتِ مُبْدِئَ نِهَايَاتِ الْغَايَاتِ وَمُخْرِجَ
يَنَابِيْعِ قَصَبَاتِ النَّبَاتَاتِ وَمُشَقِّقَ صُمِّ جَلَامِيْدِ الصُّخُوْرِ
الرَّاسِيَاتِ وَالْمُنْبِعَ مِنْهَا مَاءً مَّعِيْنًا لِّلْمَخْلُوْقَاتِ وَالْمُحْيِيَ
بِهٖ سَائِرَ الْحَيَوَانَاتِ وَالنَّبَاتَاتِ وَالْعَالِمُ بِمَا اخْتَلَجَ فِيْ

[redacted]

صُدُوْرِهِمْ مِنْ اَسْرَارِهِمْ وَاَفْكَارِهِمْ وَفَلَكِ رَمْزِ نُطْقِ

اِشَارَاتِ خَفِيَّاتِ لُغَاتِ النَّمْلِ السَّارِحَاتِ مَنْ سَبَّحَتْ

وَقَدَّسَتْ وَعَظَّمَتْ وَكَبَّرَتْ وَمَجَّدَتْ بِجَلَالِ جَمَالِ كَمَالِ

اَقْدَامِ اَقْوَالِ اَعْظَامِ عِزِّهٖ وَجَبَرُوْتِهٖ مَلٰٓئِكَ سَبْعِ سَمٰوٰتِكَ

اِجْعَلْنَا فِيْ هٰذَا الْعَامِ وَفِيْ هٰذَا الشَّهْرِ وَفِيْ هٰذِهِ الْجُمُعَةِ

وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذَا

الْوَقْتِ الْمُبَارَكِ مِمَّنْ دَعَاكَ فَاَجَبْتَهٗ وَسَئَلَكَ

فَاَعْطَيْتَهٗ وَتَضَرَّعَ اِلَيْكَ فَرَحِمْتَهٗ وَاِلٰى دَارِكَ

دَارِ السَّلَامِ مَرَادُ نَيْتَهٗ بِفَضْلِكَ يَاجَوَادُ يَاجَوَادُ يَاجَوَادُ

جُدْ عَلَيْنَا وَعَمِلْنَا بِمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تُقَابِلْنَا بِمَا نَحْنُ

اَهْلُهٗ اِنَّكَ اَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ يَا

اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ

يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيْمُ يَا قَوِيْمُ يَا مُقِيْمُ

يَا نُوْرُ يَا هَادِيْ يَا بَدِيْعُ يَا بَاقِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ

الْاِكْرَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ يَا غِيَاثَ

الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَتُسَلِّمَ وَاَنْ تَقْضِيَ حَوَائِجَنَا

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

شنبہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	ہفتہ

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ نِعَمُهٗ لَا يُحْصٰى وَاَمْرُهٗ لَا يُعْصٰى وَ

نُوْرُهٗ لَا يُطْفٰى وَلُطْفُهٗ لَا يَخْفٰى يَا مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ

لِمُوْسٰى وَاَحْيَى الْمَيِّتَ لِعِيْسٰى وَجَعَلَ النَّارَ بَرْدًا وَّ

سلامًا علىٰ اِبراهيم صلِّ علىٰ سيِّدِنا محمّدٍ وّعلىٰ

آلِ سيِّدِنا محمّدٍ واجعل مِنْ امرِيْ فرجًا وّمخرجًا

اَللّٰهُمَّ بتلاءلوءِ نورِبهاءِ حُجُبِ عرشِكَ مِنْ اعدآئِيْ

اِحتجبتُ وبِسطوتِ الجبروتِ ممّن يّكيدُنِيْ

تحصّنتُ وبِحولِ طولِ جولِ شدِيدِ قوّتِكَ مِنْ

كُلِّ سُلطانٍ تحصّنتُ وبِديمومِ قيّومِ ابدِيّتِكَ

مِنْ كُلِّ شيطانٍ استعذتُ وبِمكنونِ السِّرِّ

مِنْ سِرِّ سِرِّكَ مِنْ كُلِّ هامّةٍ تخلّصتُ و

تحصّنتُ ياحامِلَ العرشِ مِنْ حملةِ العرشِ

ياحابِسَ الوحشِ ياشدِيدَ البطشِ عليكَ توكّلتُ

واِليكَ انبتُ اِحبِسْ عنِّيْ مَنْ ظلمنِيْ واغلِبْ مَنْ

غلبنِيْ كتبَ اللّٰهُ لاغلِبنَّ انا ورُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ

قَوِيٌّ عَزِيْزٌ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ

جَمِيْعًا وَّ اَعَزُّ مِمَّنْ اَخَافُ وَاَحْذَرُ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ

الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ اَنْ تَقَعَ عَلَى

الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ اِبْلِيْسَ

وَعَبْدِكَ فُلَانَ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ

مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ

هِمْ جَلَّ ثَنَاءُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط